بازگشت
محسن احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

داستانِ عزم

متلاشیانِ حق و صداقت زندگی کی موت آساوادی میں صدیوں سے بھٹک رہے ہیں اور تلاش کے ان کے سنگین مرحلوں میں متاعِ روح و جاں لٹا رہے ہیں مگر نتائج اہرمن کے دجل و فریب کے حق میں نکلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس تسلسل کے ساتھ کیوں رونما ہوا؟ صرف اور صرف اس لئے کہ انسانوں نے آسمانی الہامی ادیان کو چھوڑ کر محض حیوانی فکر کو نجات و سلامتی کی راہ اور صراطِ مستقیم سمجھا اور اس پر بگٹٹ گھوڑے کی طرح سرپٹ ہو گئے۔ انیسویں صدی کے آخر میں زمینِ پنجاب کے ایک فرزند ناہموار مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی وہی راگ الاپا جو اس کے پیش رو اسود عنسی، مزدک ایرانی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے گایا تھا، غلام احمد قادیانی کی سرپرستی بحری قزاقوں کی منظم سٹیٹ کرنے لگی اور یہ دجال بحرِ ظلمات، فرنگی سامراج کی بوٹ میں تیرنے لگا۔ اس نہنگِ بے اماں نے امتِ مسلمہ کو لخت لخت کر ڈالا اور ایک نئی امت کی تشکیل میں کامیاب ہو گیا۔

ہندوستان میں راہروانِ جادۂ حق نے زبان و بیان اور قلم و قرطاس کی مجالس میں اس کا محاسبہ و مقابلہ کیا۔ مگر ۱۹۳۰ء میں امام المحدثین حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ نے بنی ہاشم کے لعلِ جہاں تاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو "امیر شریعت" بنایا اور ہندوستان بھر کے علماء امت نے انکے دستِ حق پرست پر بیعت جہاد کی تو حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے اپنے عظیم رفقاء سمیت مجلسِ احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے مرزائیت کے قلعہ پر اتنے شدید اور تابڑ توڑ حملے کئے کہ مرزائی چوکڑی بھول گئے۔ قلم و قرطاس اور منبر و محراب کے دائرے سے نکل کر مرزائی براہِ راست عوامی احتساب کی زد میں آ گئے اور بری طرح کچل دیئے گئے۔ مرزائی دولت پر شب خون مارنے میں اتارو ہیں۔ انہوں نے دولت کے سہارے پر پاکستان اور بیرونِ ملک اس فتنۂ ارتداد کو نئی بیساکھیوں سے زندہ رکھنے کی تگ و دو شروع کی ہے۔ حالات کا تقاضا تھا کہ مرزائیت کا محاسبہ اس دور کے تقاضوں کے مطابق بھی کیا جائے سو ہم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نصرتِ غیبی کے سہارے امت مسلمہ کے فکر و نظر کو سنوارنے کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

ماہنامہ نقیب ختمِ نبوت ملتان کا
پہلا اداریہ (فروری ۱۹۸۸ء)